بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

"اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ" (محمود)

روزنامہ

الفضل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ربوہ

خطبہ نمبر ۱۵

ایڈیشن

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۴ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۲۰ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

سچا مذہب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے خوف سے شروع ہوتا ہے

خوف اور محبت کی جڑ معرفت ہے۔ مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا تعالیٰ کی معرفت بڑھ جائے

"ہر شئے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے۔ دیکھو، ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے تو وہ حد درجہ اس کو دو چار پیسہ میں فروخت کر دیگا۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے جنہوں نے خدا تعالےٰ کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں، جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹ نہ بولو اور سچی گواہی دو اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیں اور بیچ ڈالیں۔ خدا تعالےٰ کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنی ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے۔

آج کل جو مذاہب لوگوں میں رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں۔ یعنی ایک قومیت کی پیچ کی جاتی ہے۔ ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے خوف سے شروع ہوتا ہے اور خوف اور محبت کی جڑ معرفت ہے۔ پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا تعالیٰ کی معرفت اور گیان بڑھ جائے اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے۔ جس مذہب میں صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مُردہ مذہب ہے۔ دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہیں جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا تعالےٰ کو پہچانا ہی نہیں۔ اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے۔ مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں اور یہ بڑی قوت والوں کا کام ہے اور خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے جس کو چاہے قوت عطا فرما دے۔ اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے۔ استقامت شرط ہے۔ ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ کو تلاش کرو تو اسے پا لو گے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۷-۳۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ۲۸ شہادت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج چکروں کی تکلیف میں خدا کے فضل سے افاقہ رہا۔ عام صحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔"

ربوہ ۲۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سے ڈسک (کمر درد) کی پرانی تکلیف پھر عود کر آئی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین

میرے بھتیجے عزیزم عبدالعزیز صاحب مقیم ٹرانٹو کینیڈا نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے اور جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

(خلیفہ عبدالرحمٰن کوئٹہ)

اجلاس قائدین مجالس ضلع شیخوپورہ

۲ مئی ۱۹۷۱ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ و نگران حلقہ جات ضلع شیخوپورہ کا سہ ماہی اجلاس ہوگا۔ قائدین و نگران حلقہ جات ضلع شیخوپورہ اجلاس میں شرکت فرمادیں۔ انشاء اللہ اجلاس میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نمائندہ بھی شامل ہوگا۔

(معتمد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

حفاظ جماعت احمدیہ کی توجہ کیلئے

نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے ماتحت عنقریب حافظ کلاسز کا اجراء ہونیوالا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال مجلس مشاورت کے موقع پر جماعتوں کو حافظ کلاسز کے اجراء کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نظارت ہذا میں حافظ کلاس کھولنے کے لئے درخواستیں آچکی ہیں جو حافظ صاحبان نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت معلم لگنا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔ معلمین کو ان کے مناسب حال الاؤنس دیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبیؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں

(۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَلَّمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰی یَدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعْصِیَتِکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا۔ وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا۔ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا۔ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھتے۔ تو آپ دعا کرتے اے میرے اللہ تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جو ہمارے گناہوں کے درمیان روک بن جائے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے۔ اور اتنا یقین بخش کہ اس کی وجہ سے دُنیا کے مصائب ہم پر آسان ہو جاویں۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ جو ہم پر ظلم کرے۔ اس سے ہمارا انتقام لے جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی ابتلاء کے آنے سے بچا اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو۔ اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو۔ یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

(۲)

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ: قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے۔ اللہ تعالےٰ کے نام سے میں نے اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح گمراہ کئے جانے سے بھی۔ پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناجائز سلوک کیا جائے۔

(۳)

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابو موسےٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کسی لشکر کے حملے کا ڈر ہوتا تو آپ یہ دعا مانگتے اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں۔ یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ کے لئے نکلتے تو یہ دعا مانگتے۔ اے میرے خدا! تو ہی میرا بازو ہے تو ہی میرا مددگار ہے۔ تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے۔ تیری مدد سے ہی میں حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے جنگ لڑتا ہوں۔

(۵)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ (مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب آندھی آتی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے اے میرے خدا تجھ سے اس جھکڑ کی خیر چاہتا ہوں اور وہ بھلائی چاہتا ہوں جو اس آندھی میں ہے اور جس کے لئے اسے بھیجا گیا ہے اور میں تجھ سے اس آندھی کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس نقصان سے پناہ چاہتا ہوں جو اس میں مخفی ہے۔ اور جن شر انگیز اور نقصان دہ حالات کے لئے اسے بھیجا گیا ہے ان سے بھی پناہ چاہتا ہوں"

(۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَحِیْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ" (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن خبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ صبح و شام تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں تین بار پڑھا کرو۔ یہ ذکر تجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دے گا یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا متکفل ہو جائے گا۔

118

خطبہ جمعہ

دُعا حصولِ فضلِ الٰہی کا ایک بڑا ہی مفید ذریعہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استجابتِ دُعا کے نتیجہ میں انسان اعمال صالحہ بشاشت سے ادا کرنے کی توفیق پاتا ہے

اِس احساس کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور ہمیں اس کی ہر آن احتیاج ہے

اگر تم اِس احساس کو زندہ رکھو گے تو خدا تمہاری دُعاؤں کو قبول کریگا اور اپنی قدرت کے نشان تمہارے لئے ظاہر کریگا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ اخاء ۱۳۴۹ ہش، بمطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ :- مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت کیں۔

"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَالْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝" (سورۃ البقرہ ع ۲۳)

"قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ" (سورہ الفرقان ع آخر)

پھر فرمایا:-

اللہ کے فضل سے طبیعت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ اس وقت میں مختصراً اس اہم اور ضروری بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

ایک مؤمن کی زندگی کا ہر لمحہ

اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس سے عاجزانہ دعاؤں میں گذرنا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ حقیقی زندگی اللہ تعالےٰ ہی کی ہے اور ہر زندگی اور بقا اس سے حاصل ہوتی ہے۔ انسان درجہ بدرجہ ترقی کرکے اپنی رفعتوں کو پہنچتا ہے۔ یہ ارتقاء تدریجی اللہ تعالےٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل جہاں اور بہت سی چیزوں سے حاصل کیا جاتا ہے، جیسا کہ قرآن کریم نے وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ہے، وہاں دعا بھی اس کا بڑا ہی مفید ذریعہ ہے اور اسے انسان چھوڑ نہیں سکتا۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا عرفان حاصل کرنا انسان کے لئے ممکن نہ ہوتا اگر خود وہ ہمیں اپنے فضل سے اور اپنے مقرب بالارادہ ہونے سے اپنے وجود کا پتہ نہ دیتا۔ وہ ہم سے پیار کرتا ہے۔ اور اس کا اظہار کرتا ہے اپنے قول سے اپنے فعل سے ایک خوابیدہ روح کو بیدار کر دیتا ہے۔ اور ایک عقلمند کو مجنون بنا دیتا اور مست کر دیتا ہے۔

قُرب اور حُسن کا یہ جلوہ

پیار کے یہ الفاظ کیسے انسان حاصل کرے؟ کیونکہ اس کے بغیر تو زندگی زندگی نہیں۔ فرمایا۔ مجھ سے مانگو میں تمہاری دُعاؤں کو قبول کروں گا۔ اور اس طرح میں تمہیں عمل صالح کی توفیق عطا کروں گا۔

ابھی جو میں نے آیت پڑھی ہے اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ استجابتِ دُعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی قدرت اور اس کے جلال کا مشاہدہ کرکے انسان اعمال صالحہ بشاشت سے ادا کرتا ہے۔ اور اس کی وہ توفیق اپنے رب سے پاتا ہے اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہو۔ اگر کچھ وہ اللہ کا اور کچھ دنیا کا ہو، تو پھر وہ خدا تعالےٰ کے فضلوں کو کیسے پا سکتا ہے۔ نہ اعمال صالحہ ہوں گے جیسا کہ خدا چاہتا ہے کہ ہوں۔ اور نہ ایمان میں وہ تازگی اور بشاشت ہوگی جو خدا چاہتا ہے کہ پیدا ہو۔ فرمایا۔ میں تمہاری دُعاؤں کو اس لئے قبول کرتا ہوں کہ تم

بشاشت سے اعمال صالحہ بجالاؤ

تاکہ تمہارے ایمان اور بھی مضبوط ہوں اور معرفت میں اور بھی ترقی کرو۔ اور یہ کہ وہ رشد و ہدایت جس کے حصول کے لئے وہ راستہ جس کی انتہا میرا قرب ہے اس پر چلنے کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے۔ تم اس رشد و ہدایت کو پاؤ۔ اور تم اس راہ پر چلتے ہوئے مجھ سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جاؤ تو استجابت دعا کے نتیجہ میں اعمال صالحہ کی توفیق انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اور بھی راستے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا۔ لیکن یہ بھی ایک حسین اور روشن راستہ ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ انسان کو بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔

انسان کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے

کہ میں خدا سے دوری کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بھی اس کے قرب کو حاصل کر لوں گا۔ اس تصور اور اس خواہش کے درمیان تضاد ہے۔ انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ اللہ کی مدد کے بغیر خود اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اللہ کی مدد کے بغیر اور اس کی نصرت کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کی ہمیں مدد لینی چاہیئے۔ اس سے دعا کرنی چاہیئے۔ اس سے یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ وہ دعا کو قبول کرے اور ہمیں

قبولیت دعا کا ایک نشان اور معجزہ

دکھائے۔ اس طرح اس کے فضل سے بشاشت کے ساتھ ہمیں عمل کرنے کی توفیق مل جائے۔ اور ہمارے ایمان اس کی رحمت سے مضبوط ہو جائیں۔ خود انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ انسان کو بہکنا نہیں چاہیئے۔ انسان کو یہ نہیں زیب دیتا کہ وہ اپنے نفس کو فریب کرے۔ انسان کو یہ نہیں چاہیئے کہ وہ خود نمائی کرے وہ اپنے کو کچھ سمجھے اور اس کا اظہار کرے۔ عاجزی اس کی حقیقت اور عاجزانہ راہیں اس کا طریق ہونا چاہیئے۔ فرمایا قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

اللہ تعالےٰ کی ذات تو غنی ہے اسے تو تمہاری احتیاج نہیں ہے تمہیں اس کی احتیاج ہے۔ اگر تم اس احتیاج کا احساس نہ رکھتے ہو۔ اگر تم دنیا میں عزّت کے لئے اس سے عزّت حاصل کرنے کی خواہش نہ رکھتے ہو، اگر تم اپنے بوٹ کے تسمہ کے حصول کے لئے خود کو طاقت ور اور اپنی طاقت اور مال کی طاقت کو کافی سمجھتے ہو، تو تم مارے گئے تم ہلاک ہو گئے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ اگر تم دعا کے ذریعہ سے اس غنی کے دروازے کو نہیں کھٹکھٹاؤ گے (جسے تمہاری احتیاج نہیں جس کی تمہیں ہر آن احتیاج ہے) تو مارے جاؤ گے۔ پس

بے پرواہ نہیں ہونا چاہیئے

غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جس طرح اسے جو ہمارا محبوب اور پیارا آقا ہے نیند نہیں آتی اور اونگھ نہیں آتی، اسی طرح تم بھی جس حد تک تمہیں خدا نے طاقت اور توفیق دی ہے بیدار رہنے کی کوشش کرو تاکہ تم خواہ چھوٹے سے پیمانہ پر ہی سہی، اس کی اس صفت کے (جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ نہ اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے) اپنی استعداد کے مطابق اپنی طاقت کے لحاظ سے مظہر بنو۔ یہ درست ہے، لیکن تمہارے دل میں یہ بڑی شدید خواہش ہونی چاہیئے کہ اس کی ہر صفت کا ہم نے مظہر بننا ہے۔ اور اس صفت کا بھی ہم نے مظہر بننا ہے۔ جب یہ ہو جائے گا، جب تمہیں اپنا پتہ لگ جائے گا کہ تم کچھ بھی نہیں، جب تم کو اس کا علم اور اس کی معرفت حاصل ہو جائے گی کہ وہی سب کچھ ہے

وہی سب طاقتوں والا ہے

جب تم یہ پہچان لو گے کہ اسے تمہاری ضرورت اور احتیاج نہیں، جب تم اس کی یہ معرفت حاصل کر لو گے کہ تمہیں ہر چیز میں اس کی احتیاج ہے تو پھر وہ تمہیں مل جائے گا، پھر وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور اپنی قدرت کے نشان تمہارے لئے ظاہر کرے گا۔ لیکن اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ خدا کرے کہ ہمیں ہر آن یہ احساس رہے اور ہمارا یہ احساس ہر وقت زندہ رہے کہ ہر وقت ہر چیز میں اور

ہر کام کے لئے ہمیں اس کی احتیاج ہے

اور دعا یہ ہے کہ اس کے فضل کو حاصل کرنے کی جدوجہد ہماری زندگیوں میں جاری رہے تاکہ ہم ہمیشہ ہی اس کے فضل اور اس کی رحمت کے وارث بنتے رہیں۔ "اَللّٰھُمَّ آمین"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ قرآن مجید

پندرہ ہجرت (مئی) تا اکیس ہجرت (مئی) ۱۹۷۱ء

جملہ جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پندرہ ہجرت تا اکیس ہجرت (پندرہ مئی تا اکیس مئی) تک ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں۔ ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

جن مقامات پر مستورات علیحدہ جلسے کروا سکیں وہاں پر لجنات اماء اللہ ان کا اہتمام فرمائیں۔ ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

تقاریر کے لئے عنوانات

۱۔ قرآن مجید کے فضائل۔
۲۔ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات
۳۔ عبادات کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم
۴۔ میاں بیوی کے حقوق قرآن مجید کی روشنی میں
۵۔ اطاعت نظام کے متعلق قرآنی ہدایات
۶۔ قرآن مجید کی رو سے حقیقی مومن کی صفات

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین اسلام کے بعض اعتراضات

اور

اُن کے جواب

از فرمودات سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"پہلا اعتراض جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر ہو سکتا تھا وہ یہ ہے کہ آپ کے دعویٰ کے موجبات و محرکات کیا تھے؟ یا یہ کہ قرآن پیش کرنے کا اصل باعث کیا تھا؟ کوئی کہتا آپ نعوذ باللہ پاگل ہیں۔ کوئی کہتا اسے جھوٹی خوابیں آتی ہیں۔ کوئی کہتا ساحر ہیں۔ کوئی کہتا جھوٹ بولتے ہیں کوئی کہتا کاہن ہیں۔ غرض مختلف قسم کے خیالات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئے۔ یہی خیالات آج تک چلتے چلے آتے ہیں۔ جب بھی کوئی مصنف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف لکھتا ہے تو یہی کہتا ہے آپ جھوٹے تھے اور کوئی کہتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ مجنون تھے۔

پہلا اعتراض

میں سب سے پہلے جنون کے اعتراض کو لیتا ہوں۔ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اتنی پاکیزہ تھی کہ منکر اس کے متعلق کوئی حرف گیری نہیں کر سکتے تھے اس لئے جب آپ کا کلام سنتے تو یہ نہ کہہ سکتے کہ آپ جھوٹے ہیں۔ بلکہ یہ کہتے کہ پاگل ہے۔ جو مشرکانہ خیالات ان لوگوں کے دلوں میں گڑے ہوئے تھے اُدھر وہ یہ سمجھتے تھے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) جھوٹ نہیں بول سکتے اسلئے ان دونوں باتوں کے تصادم سے یہ خیال پیدا ہو جاتا کہ اس کی عقل ماری گئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ (حجر رکوع) جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پیش کیا تو لوگوں نے حیران ہو کر کہ اب کس طرح انکار کریں یہ کہہ دیا کہ اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ مجھ پر خدا کا کلام اترا ہے تیرا دماغ پھر گیا ہے اور تو پاگل ہو گیا ہے اس کا جواب قرآن کریم میں اس طرح دیا گیا ہے کہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ (القلم رکوع) لوگ تجھے پاگل کہتے ہیں مگر ہم قلم اور دوات کو تیری سچائی کے لئے شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ پاگل آخر کسے کہتے ہیں اُسے جس کی عقل عام انسانوں کی عقل کی سطح سے نیچے ہوتی ہے ورنہ پاگلوں میں بھی کچھ نہ کچھ عقل تو ہوتی ہے۔ وہ کھانا کھاتے اور کپڑا پہنتے اور پانی پیتے ہیں۔ پاگل انہیں اسلئے کہتے ہیں کہ دوسرے معیار عقل جو فرض دیا جاتا ہے اس سے ان کی عقل کم ہو جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاگل کہنے والوں کے متعلق فرماتا ہے تم اسے پاگل کہتے ہو۔ مگر سب سے زیادہ عقلمند لکھنے پڑھنے والے عالم سمجھے جاتے ہیں اور مصنفین کو بڑا دانا سمجھا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں ان عقلمندوں کی باتیں مقابلہ کے لئے لاؤ۔ دنیا کی تمام کتابیں جو اب تک لکھی جا چکی ہیں۔ انہیں اکٹھا کر کے لاؤ۔ یہ نہیں فرمایا کہ جو اپنی طرف سے لوگوں نے لکھی ہیں بلکہ فرمایا جو لکھی گئی ہیں۔ گویا مذہبی اور آسمانی کتابیں بھی لے آؤ۔ یا اعلیٰ درجہ کے علوم کی کتابیں جو لائبریریوں میں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ وہ نکال کر لاؤ۔ اگر یہ سب و سب کتابیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ثابت ہوں تو انہیں ماننا چاہیئے کہ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تو مجنون نہیں ہے دیکھو! یہ کتنا بڑا دعوےٰ ہے اور کتنی زبردست دلیل ہے۔ یہ اس زمانہ کے لوگوں کو دلیل دی۔ اور بعد میں آنے والوں کو یہ دلیل دی کہ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ آئندہ بھی جو لوگ تجھے پاگل کہیں گے ہم انہیں کہیں گے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب تو تمہارے سامنے نہیں مگر اس کے کارناموں کے نتائج تمہارے سامنے ہیں۔ پاگل جو کام کرتا ہے اس کی کوئی جزا نہیں ہوتی۔ کیا جب کوئی پاگل بادشاہ بن جاتا ہے تو اسے کوئی ٹیکس ادا کیا کرتا ہے۔ یا ڈاکٹر بن جاتا ہے تو کوئی اس سے علاج کراتا ہے۔ یا کوئی نبی بنتا ہے تو کوئی اس کا مرید بنتا ہے؟ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ ہم اس کے کاموں کا وہ اجر دینگے جو کبھی کاٹا نہیں جائے گا۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا۔ جب اس کے اعمال کا اجر نہ مل رہا ہوگا۔ جب بھی کوئی پاگل ہونے کا اعتراض کرے۔ اس کے سامنے یہ بات رکھدی جائے کہ پاگل کے کام کا تو نتیجہ اس وقت بھی نہیں نکلتا۔ جب وہ کر رہا ہوتا ہے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دیکھو کہ کئی سو سال گذر جانے کے بعد نتائج نکل رہے ہیں۔

پھر فرمایا۔ ہم ایک اور بات بتاتے ہیں وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ پاگل کو پاگل کہو تو وہ تھپڑ مارے گا۔ لیکن عقلمند برداشت کرے گا۔ اگر یہ لوگ تجھے پاگل سمجھتے تو تیری مجلس میں آکر تجھے پاگل نہ کہتے بلکہ تجھ سے دور بھاگتے۔ یہ جو تیرے سامنے تجھے پاگل کہتے ہیں یہی ثبوت ہے اس بات کا کہ تو پاگل نہیں ہے۔ اور آئندہ آنے والوں کے لئے یہ ثبوت ہے کہ یہ پاگل کہنے والوں کے متعلق تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ ان کے بُرا بھلا کہنے پر چپ رہو۔ کیا ایسا بھی کوئی پاگل ہوتا ہے جو صرف آپ ہی پاگل کہنے والوں کے مقابلہ میں اپنے جوش کو نہ دبائے۔ بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی یہ ہدایت کر جائے کہ مخالفوں کو بُرا بھلا نہ کہنا۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ پس عنقریب تو بھی دیکھے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ تم دونوں میں سے کون گمراہ ہے اس دلیل میں اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ پاگل کو کبھی خدائی مدد نہیں ملتی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی مدد سے کامیاب ہو رہے ہیں۔ پھر ان کو پاگل کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔

دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس حالت میں کیا گیا۔ جب مخالفین نے دیکھا کہ پاگل کہنے پر عقلمند لوگ خود ہمیں پاگل کہینگے جب وہ یہ دیکھیں گے کہ ہم پاگل کہتے ہیں اُس نے تو نہ کسی کو مارا ہے نہ پیٹا۔ بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق دکھائے ہیں۔ پس انہوں نے سوچا کہ کوئی اور بات بناؤ۔ اس پر انہوں نے کہا۔ اسے پریشان خوابیں آتی ہیں اور ان کی وجہ سے دعویٰ کر بیٹھا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ ان کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ (انبیاء رکوع) کہتے ہیں اس کا کلام اضغاث احلام ہے کچھ مشتبہ سی خوابیں ہیں جو اسے آتی ہیں۔ یعنی آدمی تو اچھا ہے اس کی بعض باتیں پوری بھی ہو جاتی ہیں لیکن بعض بُری باتیں بھی اسے دکھائی دیتی ہیں۔ جنون اور اضغاث احلام میں یہ فرق ہے کہ جنون میں بیداری میں دماغی نقص پیدا ہو جاتا ہے لیکن اضغاث میں نیند میں دماغی نقص پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ مخالفین دیکھتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معاملات میں کوئی نقص نہیں۔ اسلئے کہتے کہ جنون سے مراد ظاہری جنون نہیں بلکہ خواب میں اسے ایسی باتیں نظر آتی ہیں۔ اس کا جواب قرآن کریم یہ دیتا ہے کہ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (انبیاء رکوع) جن لوگوں کو اضغاث احلام ہوتی ہیں کیا اُن کی خوابوں میں قومی ترقی کا کچھ سامان ہوتا ہے؟ پراگندہ خواب تو پراگندہ نتائج ہی پیدا کر سکتی ہے۔ مگر اس پر تو وہ کتاب نازل کی گئی ہے جو تمہارے لئے عزت اور شرف کا موجب ہے۔ کیا دماغ کی خرابی سے ایسی ہی تعلیم حاصل ہوتی ہے؟ تم اپنے آپ کو عقلمند کہتے ہو۔ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتے؟

تیسرا اعتراض

پھر بعض اور لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ هٰذَا سَاحِرٌ (ص ع) کہ جادوگر ہے۔ سحر کے معنے عربی زبان میں جھوٹ کے بھی ہوتے ہیں مگر مخالفین

نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الگ بھی جھوٹا کہا ہے۔ اس لئے اگر اس کے معنے جھوٹ کے ہوں تو اس کا جواب علیحدہ ہوگا۔ دوسرے معنے مسحور کے یہ ہوتے ہیں کہ باطن میں کچھ اور ہو اور ظاہری شکل کچھ اور دکھائی دے۔ اللہ تعالےٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے۔ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (قمر ع ۱) اگر یہ لوگ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ تو اعراض کر لیتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کہتے ہیں ہم ان باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ یہ بڑا پرانا جادو ہے۔ آگے فرماتا ہے۔ حِکْمَۃٌ بَالِغَۃٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ (قمر ع ۱) قرآن میں تو حکمت بالغہ ہے۔ قرآن میں ایسے مضامین ہیں جو دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے والے ہیں۔ سحر کے معنے تو یہ ہیں کہ ظاہر کو مسخ کر دیا جائے اور باطن آزاد رہے۔ مگر قرآن کا اثر تو یہ ہے کہ ظاہر کی بجائے دلوں کو بدلتا ہے اسلئے اسے سحر نہیں کہہ سکتے۔ یہ حکمت بالغہ ہے۔ یعنی حکمت کی ایسی باتیں ہیں جو دور تک اثر کرنے والی ہیں یہ اندرونی جذبات اور افکار پر اثر ڈالتی ہیں مگر ان لوگوں کو یہ اندر فائدہ نہیں دیتا۔

چوتھا اعتراض

پھر بعض نے کہا کہ یہ ساحر تو معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں مسحور ضرور ہے یعنی خود تو بڑا اچھا ہے۔ لیکن کسی نے اس پر سحر کر دیا ہے اسلئے یہ ایسی باتیں کہتا پھرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا۔ (الفرقان ع ۱) یعنی ظالم لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان ایک مسحور کی اتباع کر رہے ہیں کسی نے اس پر جادو کر دیا ہے جس کی وجہ سے اس کی عقل ماری گئی ہے۔

اس آیت سے پہلے ملائکہ کے نزول کے متعلق معترضین کا مطالبہ ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور خزانے عطا کرتے ہیں (ملائکہ سے الہام اور خزانے سے معارف قرآن مراد تھے) تو مخالفین نے کہا کہ دیکھو اسے جو ملائکہ نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ مسحور ہے۔ فرشتے ہمیں نہیں نظر آتے۔ خزانے ہمیں نہیں دکھائی دیتے۔ مگر یہ کہتا ہے کہ مجھ پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور خزانے مل رہے ہیں۔ کہاں ملے ہیں۔ یہ سحر کا ہی اثر ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا کَبِیْرًا ۝ یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۔ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا ۝ وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَنْزِیْلًا ۝ اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۔ وَکَانَ یَوْمًا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ۝ (سورۃ فرقان آیت ۲۲-۲۷) یعنی یہ نادان کہتے ہیں کہ یہ مسحور ہے اور ثبوت یہ پیش کرتے ہیں کہ ہمیں کیوں فرشتے نظر نہیں آتے۔ ہمیں کیوں خزانے دکھائی نہیں دیتے۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ کہ ہم پر وہ فرشتے کیوں نہیں اترتے۔ جن کے متعلق یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اترتے ہیں۔ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا یا یہ کہتا ہے کہ میں اپنے رب کو دیکھتا ہوں۔ وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتا۔ یہ جاہل خیال کرتے ہیں کہ ہمیں چونکہ یہ چیزیں نظر نہیں آتیں اس لئے یہ جو ان کے دیکھنے کا دعویٰ کرتا ہے تو مسحور ہے۔ مگر یہ اپنے نفسوں کو نہیں دیکھتے۔ کیا ایسے گندوں کو خدا نظر آسکتا ہے۔ انہوں نے بڑی سرکشی سے کام لیا ہے۔ یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ۔ ان کو بھی فرشتے نظر آئیں گے تو یہ کانوں کو ہاتھ لگائیں گے اور کہیں گے کہ کاش یہ ہمیں نہ دکھائی دیتے اس دن مجرموں کے لئے خوشخبری نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ کہیں گے کہ کہیں کے کہ ہم سے پرے ہی رہو۔ اسی طرح ہم بھی ان کو نظر آئیں گے۔ مگر انعام دینے کے لئے نہیں بلکہ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا۔ ہم ان کو تباہ کرنے کے لئے ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان کی حکومت کو باریک ذروں کی طرح اڑا کر رکھ دیں گے اور وہ جن کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ ایک مسحور کے پیچھے چل رہے ہیں۔ ان کے لئے وہ دن بڑی خوشی کا دن ہوگا اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا۔ ان کو نہایت اعلیٰ جگہ اور آرام دہ ٹھکانا ملے گا۔ اس کی آگے تفصیل بیان کی ہے کہ یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَنْزِیْلًا۔ اس دن آسمان سے بارش برسیگی اور بہت سے فرشتے اتارے جائیں گے۔ جیسے بدر کے موقعہ پر ہوا۔ اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ اس دن مکہ کی حکومت تباہ کر دی جائے گی۔ اور حکومت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دے دی جائے گی۔ وَکَانَ یَوْمًا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا اور مکہ کی فتح کا دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔

باقی رہے خزانے سو ان کے متعلق فرمایا۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا (الفرقان آیت ۳۱) ہمارا یہ رسول قیامت کے دن اپنے خدا سے کہے گا کہ اے میرے رب! انہوں نے اگر حکومت نہ دیکھی تھی تو اس کے متعلق اعتراض کر لیتے۔ خزانے دیکھے تھے تو اعتراض کر لیتے۔ فرشتے نہ دیکھے تھے۔ تو اعتراض کر لیتے تھے ۔ مگر یہ قرآن کو دیکھکر کس طرح انکار کر سکتے تھے مگر افسوس کہ اتنے بڑے قیمتی خزانہ کا بھی انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ یہ تو ان کو دکھائی دینے والی چیز تھی۔

سورۃ بنی اسرائیل میں بھی یہ ذکر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسحور کہا جاتا تھا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (بنی اسرائیل آیت ۴۸-۴۹) یعنی ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم ایک مسحور کی پیروی کر رہے ہو۔ پھر اسجگہ اور سورہ فرقان میں بھی اس کے معاً بعد یہ آیت آتی ہے اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ یعنی دیکھ یہ کیسی باتیں تیرے لئے بیان کرتے ہیں حالانکہ یہ سارا زور تیرے پیشکردہ کلام کے رد میں لگا رہے ہیں۔ اور ناکامی اور نامرادی کی وجہ سے ان کی جانیں نکلی جا رہی ہیں۔ مگر پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ اس پر کسی جادو کا اثر ہے اگر یہ بات ہے تو پھر اس کمزور کے مقابلہ سے یہ لوگ کیوں عاجز آ رہے ہیں۔ مسحور تو دوسروں کا تابع ہوتا ہے اور یہ لوگوں کو اپنے تابع کر رہا ہے اور دوسرے تمام لوگ اس کے مقابل پر عاجز ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارھویں

تربیتی کلاس

۲۸ ہجرت تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ ہش

۲۸ مئی تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء

بہ ناحضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارھویں تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالےٰ ایوان محمود میں مورخہ ۲۸ ہجرت (مئی) تا ۱۱ احسان (جون) ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوگی۔

ہر مقامی مجلس کا فرض ہے کہ وہ اس کلاس میں اپنا کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانے اور ابھی سے توجہ دے کہ خدام کو کلاس میں شمولیت کے لئے تیار کرے بالخصوص ان خدام کو جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور کلاس کے شروع ہونے سے پہلے امتحان سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔ جن مجالس میں میٹرک کا امتحان دینے والے خدام نہ ہوں وہ ایسے خدام کو بھجوائیں جو کچھ نہ کچھ پڑھ سکتے ہوں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

پانچواں اعتراض

ایک اعتراض یہ کیا گیا۔ کہ آپ کاہن ہیں۔ کاہن وہ لوگ ہوتے ہیں جو مختلف علامات سے آئندہ کی خبریں بتاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ (الحاقہ رکوع ۲) لوگ تجھے کاہن کہتے ہیں۔ حالانکہ تیرا کلام ایسا نہیں۔ مگر یہ لوگ بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

یہ عجیب بات ہے کہ قرآن کریم میں جہاں دو جگہ مسحور کا ذکر آیا ہے وہاں دونوں جگہ یہ آیت بھی ساتھ آئی ہے کہ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝ اسی طرح کاہن کا لفظ بھی دو جگہ آیا ہے اور دونوں جگہ ذکر کا لفظ ساتھ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاہن اور مذکّر دونوں اضداد میں سے ہیں چنانچہ سورۃ طور رکوع ۲ میں آتا ہے فَذَكِّرْ فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۝ ان لوگوں کو نصیحت کر کیونکہ تو اپنے ربّ کے فضل سے نہ کاہن ہے نہ مجنون۔ یعنی کاہن مذکّر نہیں ہو سکتا۔ اور مذکّر کاہن نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کاہن درحقیقت اڑپوپو کی قسم کے لوگوں کو کہتے ہیں جو بعض علامتوں وغیرہ سے اخبار غیبیہ بتاتے ہیں۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کی اخبار بتاتے تھے۔ بعض نادان آپؐ کو کاہن کہہ دیتے تھے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اُن کی اخبار تو محض اخبار ہوتی ہیں۔ اور اس کی اخبار تذکیر کا پہلو رکھتی ہیں اور اصلاح نفس اور اصلاح قوم سے تعلق رکھتی ہیں۔ پھر یہ کاہن کیونکر ہوا۔ کاہنوں کی خبریں تو ایسی ہی ہوتی ہیں جیسے مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کو ایک نے بتائی تھیں۔ مولوی صاحب نے ایک دفعہ پردہ میں بیٹھ کر ایک اڑپوپو کو اپنا ہاتھ دکھایا۔ اس نے آپ کو عورت سمجھ کر خاوند کے متعلق باتیں بتانی شروع کر دیں۔ جب وہ کچھ بیان کر چکا۔ تو مولوی صاحب نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنی داڑھی اُس کے سامنے کر دی۔ یہ دیکھ کر وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اور پھر کبھی اس محلہ میں نہیں آیا۔

غرض کاہنوں کی خبریں محض خبریں ہی ہوتی ہیں کہ فلاں کے ہاں بیٹا ہوگا فلاں مر جائے گا اُن میں خدا تعالےٰ کی قدرت کا اظہار نہیں ہوتا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو خبریں بتاتے ہیں اُن کو کاہنوں والی خبریں نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تو ایمان کو تازہ کرنے والی اور خدا تعالےٰ کی قدرت اور اس کے جلال کو ظاہر کرنے والی ہیں۔ رسول کہتا ہے میں خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہوں جو میرا مقابلہ کرے گا وہ ناکام رہے گا۔ اور جو مجھے مان لے گا جیت جائے گا۔ مگر کوئی کاہن یہ نہیں کہہ سکتا۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کاہن کا قول ہے۔ اِن کی عقل ایسی ماری گئی ہے کہ اتنی پیشگوئیاں سُنتے ہیں جن میں خدا تعالیٰ کی قدرت اور جبروت کا اظہار ہے۔ مگر پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

دوسرا ردّ اس کا یہ فرمایا۔ کہ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ۔ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ (الحاقہ ع ۲) یعنی ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں اس کو بھی جسے تم دیکھتے ہو اور اس کو بھی جسے تم نہیں دیکھتے۔ یعنی اس کے ظاہری اور باطنی دونوں حالات اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ قرآن ایک عزت والے رسول کا کلام ہے۔ ظاہری حالات کے لحاظ سے ایک بات میں کاہن اور شاعر دونوں مشترک ہوتے ہیں۔ شاعر بھی بڑے بڑے جذبات کا اظہار کرتا ہے اور سب کچھ بیان کرنے کے بعد ہاتھ پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح کاہن بھی خبریں بتا کر مانگتا پھرتا ہے۔ مگر فرمایا یہ رسول تو ایسا ہے جو اپنے پاس سے خرچ کرتا ہے۔ کاہن تو دوسروں سے مانگتا ہے۔ یہاں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ قرآن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام قرار دیا گیا ہے یہاں رسول کہہ کر اس شبہ کو ردّ کر دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ آپ کا کلام نہیں کیونکہ رسول وہی ہوتا ہے جو دوسرے کا پیغام لائے اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے بیان کرتا تو آپ کا کلام سمجھا جاتا۔ مگر یہ تو رسول ہے۔

تیسری دلیل یہ دی کہ کاہن تو اپنے اخبار کو اپنے علم کی طرف منسوب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے جفر۔ رمل۔ تیروں اور ہندسوں وغیرہ سے یہ باتیں معلوم کی ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی طرف اپنی خبروں کو منسوب نہیں کرتا۔ مگر یہ رسول کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے کلام پا کر سُناتا ہوں اور اپنے کلام کو تنزیل من رب العالمین کہتا ہے۔

یہاں یہ بھی بتا دیا کہ کاہن ایسی باتیں بیان کرنے کی وجہ سے اس لئے سزا نہیں پاتا کہ وہ خدا پر تقوّل نہیں کرتا بلکہ اپنی طرف سے بیان کرتا ہے۔ مگر رسول کہتا ہے کہ خدا کی طرف سے میں بیان کرتا ہوں۔ اگر رسول جھوٹا ہو تو فوراً تباہ کر دیا جاتا ہے۔ پس یہ کاہن نہیں ہے بلکہ خدا کا سچّا رسول ہے۔ اور اس پر جو کلام نازل ہوا ہے یہ رب العالمین خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اگر کہو کہ یہ اس طرح اپنی کہانت کو چھپاتا ہے تو یاد رکھو کہ جان بوجھ کر ایسا کرنے والا کبھی سزا سے نہیں بچ سکتا۔ اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ جان کاٹ دیتے اور اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔

چھٹا اعتراض

ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ آپ شاعر ہیں۔ چنانچہ سورۃ انبیاء رکوع اوّل میں آتا ہے بَلْ هُوَ شَاعِرٌ کہ یہ فصیح باتیں بیان کر کے لوگوں پر اثر ڈال لیتا ہے۔ اس کا جواب سورۃ یٰسین رکوع ۵ میں یہ دیا کہ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ۝ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ (آیت ۷۰-۷۱) یعنی ہم نے اسے شعر نہیں سکھایا۔ اور یہ تو اس کی شان کے مطابق بھی نہیں ہے۔ یہ تو ذکر اور قرآن مبین ہے۔ کھول کھول کر باتیں سُنانے والا ہے۔ یہ اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ اُسے جس میں رُوحانی زندگی ہے ڈرائے اور کافروں پر حجّت تمام ہو جائے۔

اس میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اوّل قرآن شعر نہیں۔ اِن لوگوں کی عقلیں ماری گئی ہیں کہ نثر کو شعر کہتے ہیں۔ دوم۔ اگر کہیں کہ مجازی معنوں میں شعر کہتے ہیں کیونکہ شعر کے معنے ایسی چیز کے ہوتے ہیں جو اندر سے باہر آئے۔ اور شعر کو اس لئے شعر کہا جاتا ہے کہ وہ جذبات کو ابھارتا ہے تو اس کا جواب یہ دیا کہ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ یہ تو اس کی شان کے ہی مطابق نہیں کہ اس قسم کی باتیں کرے۔ اس کی ساری زندگی دیکھ لو۔ شاعر کی غرض اپنے آپ کو مشہور کرنا ہوتی ہے۔ مگر یہ تو کہتا ہے مِثْلُكُمْ میں تمہارے جیسا ہی انسان ہوں۔ پھر شاعر ان لوگوں کی مدح کرتا ہے جن سے اُس نے کچھ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ مگر یہ تو کہتا ہے کہ میں تم سے کچھ نہیں لیتا۔ نہ کچھ مانگتا ہوں۔ پس شاعری اور اس کا لایا ہوا کلام آپس میں کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔ سوم۔ پھر اس میں ذکر ہے حالانکہ شعر ذکر نہیں ہوتا۔ یعنی شاعر اندرونی جذبات کو ابھارتا ہے۔ شہوت اور حسن پرستی کا ذکر کرتا ہے۔ مگر یہ ایسی باتوں کی مذمت کرتا ہے۔ چہارم۔ پھر یہ ایسا کلام ہے جو فطرت کے اعلیٰ محاسن کو بیدار کر کے جن کی فطرت صحیح ہوتی ہے۔ انہیں بدیوں سے بچاتا ہے۔ اور جو مُردہ ہوتے ہیں اُن پر حجّت تمام کرتا ہے۔ حالانکہ شاعر جذباتِ بہیمیہ کو ابھارتا ہے۔ پس اسے مجازی طور پر بھی شعر نہیں کہہ سکتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو ناپسند کرتا ہے

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

واللہ لا یھدی القوم الظّالمین (التوبہ)

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلہائے رنگا رنگ

سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ورق

آپ کو شرک سے اس قدر نفرت تھی کہ وفات کے وقت جبکہ آپ جان کندن کی تکلیف میں مبتلا تھے آپ کبھی دائیں کروٹ لیٹتے اور کبھی بائیں کروٹ لیٹتے۔ اور یہ فرماتے جاتے خدا ان یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے۔ جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ یعنی وہ نبیوں کی قبروں پر سجدے کرتے ہیں۔ اور ان سے دعا دیا کرتے ہیں۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ میری قوم اگر میرے بعد ایسا ہی فعل کرے گی تو وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ میری دعاؤں کی مستحق ہو گی بلکہ میں اس سے کلی طور پر بیزار ہوں گا۔ خدا تعالیٰ کے لئے آپ کی غیرت کا ذکر آپ کی زندگی کے تاریخی واقعات میں آ چکا ہے۔ جب مکہ کے لوگوں نے آپ کے سامنے ہر قسم کی رشوتیں پیش کیں تا آپ بتوں کی تردید کرنا چھوڑ دیں اور آپ کے چچا ابوطالب نے بھی اس امر کی آپ سے سفارش کی اور کہا۔ اگر تم نے اتنی بات بھی نہ مانی تو میری قوم اگر میں نے تمہارا ساتھ نہ چھوڑا تو مجھے بھی چھوڑ دے گی۔ تو آپ نے فرمایا اے چچا! اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دیں۔ تب بھی میں خدائے واحد کی توحید کو پھیلانے سے نہیں رک سکتا۔ اسی طرح احد کے موقعہ پر جب مسلمان زخمی اور پراگندہ حالت میں ایک پہاڑی کے نیچے کھڑے تھے اور دشمن اپنے سارے ساز و سامان کے ساتھ اس خوشی میں نعرے لگا رہا تھا کہ ہم نے مسلمانوں کی طاقت کو توڑ دیا ہے۔ جب ابوسفیان نے کہا اُعْلُ ھُبَلْ۔ اُعْلُ ھُبَلْ یعنی ہبل کی شان بلند ہو تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو جو دشمن کی نظروں سے چھپے کھڑے تھے اور اسی چھپنے ہی میں ان کی خیر تھی۔ حکم دیا کہ جواب دو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔ اللہ اعلیٰ و اجل اللہ سب سے بلند اور جلال والا ہے۔ اللہ ہی شان اور جلال رکھتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کے لئے جو غیرت تھی اس کی ایک اور عظیم الشان مثال بھی آپ کی زندگی میں ملتی ہے۔ اسلام سے پہلے عام طور پر مختلف مذاہب میں یہ خیال پایا جاتا تھا کہ انبیاء کی خوشی اور غم پر زمین اور آسمان میں تغیر ظاہر ہوتے ہیں اور اجرام فلکی ان کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ کسی نبی کے متعلق یہ آتا تھا کہ اس نے سورج کو کہا ٹھہر جا اور وہ ٹھہر گیا۔ کسی کے متعلق یہ آتا تھا کہ اس نے چاند کی گردش کو روک دیا۔ . . . . . اور کسی کے متعلق آتا تھا کہ اس نے پانی کے بہاؤ کو بند کر دیا مگر اسلام نے اس قسم کے خیالات کی غلطی کو ظاہر کیا اور بتایا کہ درحقیقت یہ استعارے ہیں۔ جن سے لوگ بجائے فائدہ اٹھانے کے الٹا غلطیوں اور وہموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لیکن باوجود ان تشریحات کے کچھ لوگوں کے دلوں میں اس قسم کے خیالات کا اثر باقی رہ گیا تھا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں آپ کے اکلوتے صاحبزادے ابراہیم اڑھائی سال کی عمر میں فوت ہوئے تو اتفاقاً اس دن سورج کو بھی گرہن لگ گیا۔ اس وقت چند ایسے ہی لوگوں نے مدینہ میں یہ مشہور کر دیا کہ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی وفات پر سورج تاریک ہو گیا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ خوش نہ ہوئے آپ خاموش بھی نہ رہے بلکہ بڑی سختی سے آپ نے اس کی تردید کی اور فرمایا۔ چاند اور سورج تو خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کو ظاہر کرنے والی ہستیاں ہیں۔ ان کا کسی بڑے یا چھوٹے انسان کی موت یا زندگی کے ساتھ کیا تعلق ہے (بخاری کتاب الکسوف) جب کوئی شخص عرب کے محاورہ کے مطابق یہ کہہ دیتا کہ فلاں ستارہ کے فلاں برج میں ہونے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور آپ فرماتے۔ لوگو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو دوسروں کی طرف کیوں منسوب کرتے ہو۔ بارشیں وغیرہ سب خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق ہوتی ہیں کسی دیوی دیوتا کی یا کسی اور روحانی طاقت کی مہربانی اور بخشش کے ساتھ نازل نہیں ہوا کرتیں۔

(مسلم کتاب الایمان)

تاریخ اسلام

مہاجرین و انصار اور یہود کے مابین معاہدہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اہل مدینہ کے درمیان ایک معاہدہ کرایا۔ آپ نے یہودیوں اور عربوں کے سرداروں کو جمع کیا اور فرمایا پہلے یہاں صرف دو گروہ تھے مگر اب تین گروہ ہو گئے ہیں۔ یعنی پہلے تو صرف یہود اور مدینہ کے عرب یہاں بستے تھے۔ مگر اب یہود مدینہ کے عرب اور مکہ کے مہاجرین گروہ ہو گئے ہیں اس لئے چاہیئے کہ آپس میں ایک صلح نامہ قائم ہو جائے چنانچہ آپس کے سمجھوتے کے ساتھ ایک معاہدہ لکھا گیا اس معاہدہ کے الفاظ یہ ہیں۔

معاہدہ مابین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں اور ان تمام لوگوں کے جو ان سے بخوشی مل جائیں مہاجرین سے اگر کوئی قتل ہو جائے تو وہ اس کے خون کا ذمہ دار خود ہوں گے اور اپنے قیدیوں کو خود چھڑائیں گے اور مدینہ کے مختلف مسلمان قبائل بھی اسی طرح ان امور میں اپنے قبائل کے ذمہ دار ہوں گے جو شخص بغاوت پھیلائے یا دشمنی پیدا کرے اور نظام میں تفرقہ ڈالے۔ تمام معاہدین اس کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ خواہ وہ ان کا اپنا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی کافر مسلمان کے ہاتھ سے لڑائی میں مارا جائے تو اس کے مسلمان رشتہ دار مسلمان سے بدلہ نہیں لیں گے اور نہ کسی مسلمان کے مقابلہ میں ایسے کافر کی مدد کریں گے جو کوئی یہودی ہمارے ساتھ مل جائے اس کی ہم سب مدد کریں گے۔ یہودیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی جائے گی نہ کسی دشمن کی ان کے خلاف مدد کی جائے گی کوئی غیر مومن مکہ کے لوگوں کو اپنے گھر میں پناہ نہیں دے گا اور نہ ان کی جائداد اپنے پاس امانت رکھے گا اور نہ کافروں اور مومنوں کی لڑائی میں کسی قسم کی دخل اندازی کرے گا اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو ناجائز طور پر مار دے تو تمام مسلمان اس کے خلاف متحدہ کوشش کریں گے۔ اگر ایک مشرک دشمن مدینہ پر حملہ کرے تو یہودی مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور حصہ رسدی خرچ برداشت کریں گے۔ یہودی قبائل جو مدینہ کے مختلف قبائل کے ساتھ معاہدہ کر چکے ہیں ان کے حقوق مسلمانوں کے سے حقوق ہوں گے۔ یہودی اپنے مذہب پر قائم رہیں گے اور مسلمان اپنے مذہب پر قائم رہیں گے۔ جو حقوق یہودیوں کو ملیں گے وہی ان کے اتباع کو بھی ملیں گے۔ مدینہ کے لوگوں میں سے کوئی شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر کوئی لڑائی شروع نہیں کر سکے گا۔ لیکن اس شرط کے ماتحت کسی شخص کو اس کے جائز انتقام سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ یہودی اپنی تنظیم میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے اور مسلمان اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔ لیکن لڑائی کی صورت میں دونوں مل کر کام کریں گے۔ مدینہ ان تمام لوگوں کے لئے جو اس معاہدہ میں شامل ہوتے ہیں ایک محترم جگہ ہو گی۔ جو اجنبی لوگ شہر کے لوگوں کی حمایت میں آ جائیں ان کے ساتھ بھی وہی سلوک ہو گا جو اصل باشندگان شہر کے ساتھ ہو گا۔ لیکن مدینہ کے لوگوں کو یہ اجازت نہ ہو گی کہ کسی عورت کو اس کے رشتہ داروں کی مرضی کے بغیر اپنے گھروں میں رکھے۔ جھگڑے اور فساد خدا اور اس کے رسول کے پاس فیصلہ کے لئے پیش کئے جائیں گے مکہ والوں اور ان کے حلیف قبائل کے ساتھ اس معاہدہ میں شامل ہونے والے کوئی معاہدہ نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس معاہدہ میں شامل ہونے والے مدینہ کے دشمنوں کے خلاف اس معاہدہ کے ذریعہ سے اتفاق کر چکے ہیں۔ جس طرح جنگ علیحدہ نہیں کی جا سکے گی۔ اسی طرح صلح بھی علیحدہ نہیں کی جا سکے گی۔ لیکن کسی کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ لڑائی میں شامل ہو ہاں اگر کوئی شخص ظلم کا کوئی فعل کرے گا۔ تو وہ سزا کا مستحق ہو گا۔ یقیناً خدا نیکوں اور دینداروں کا محافظ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

اس معاہدہ سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ یہودیوں کے ساتھ اور مدینہ کے ان باشندوں کے ساتھ جو اسلام میں شامل نہ ہوں۔ محبت، پیار اور ہمدردی کا سلوک کیا جائے گا اور انہیں بھائیوں کی طرح رکھا جائے گا۔ بعد میں یہود کے ساتھ جس قدر جھگڑے پیدا ہوئے۔ انکی ذمہ داری خالفت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت

خطبہ الہامیہ کا زبردست علمی نشان

۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید الاضحیہ کی تقریب تھی لہذا اس موقعہ پر سیالکوٹ، امرتسر، بٹالہ، لاہور، وزیر آباد، جموں، پشاور، گجرات، جہلم، راولپنڈی، کپورتھلہ، لدھیانہ، پٹیالہ، بمبئی، لکھنؤ، سنور بہت سے مقامات سے مہمان آئے جن کی تعداد تین سو سے زیادہ تھی۔

حضرت اقدس علیہ السلام اس وقت تک متعدد عربی تصانیف فرما چکے تھے جن کی فصاحت و بلاغت نے عرب و عجم میں دھوم مچا رکھی تھی۔ مگر عربی میں تقریر کرنے کی آپ کو آج تک نوبت نہیں آئی تھی۔ لیکن اس دن آپ کو صبح کے وقت بذریعہ الہام خبر ہوئی کہ آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی۔ نیز الہام "الکلام افصحت من لدن رب کریم" یعنی کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے جناب الٰہی سے ارشاد پاتے ہی آپ نے اپنے بہت سے خدام کو اس کی اطلاع کر دی۔ نیز مولوی عبد الکریم اور مولوی نور الدین صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ عید کے وقت قلم و دوات اور کاغذ لے کر آئیں تا خطبہ قلمبند کر سکیں۔ آٹھ بجے تک مسجد اقصیٰ قریباً پُر ہو چکی تھی۔ حضرت اقدس کوئی ساڑھے آٹھ بجے تشریف لائے۔ سوا نو بجے عید کی نماز مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی۔ جو مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور کے لئے مسجد کے پرانے صحن میں جنوبی ڈاٹ کے آگے کرسی رکھی گئی۔ حضور خطبہ کے لئے مسجد کے وسطی دروازہ میں کھڑے ہوئے اور اردو میں ایک لطیف اور پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ اردو خطبہ کے بعد مولوی عبد الکریم صاحب اور مولوی نور الدین صاحب حضور کے بائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور نے کھڑے ہو کر یا عباد اللہ کے لفظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے ہی کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش دو سو تھی وجد کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سامعین ہمہ تن گوش تھے۔ غرض یہ ایک ایسا روح پرور نظارہ تھا کہ تیرہ سو سال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مجلس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ حضرت مسیح موعود کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل و صورت زبان اور لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دنیا کا انسان ہے۔ جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے۔ خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز بہت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں چہرہ سرخ اور نہایت درجہ نورانی۔

خطبہ کے دوران میں حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد کو میں خود بھی بتا نہ سکوں۔ پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ ان ہر دو وجوہ سے مولوی عبد الکریم صاحب اور مولوی نور الدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے۔ بعض دفعہ الفاظ پوچھنا پڑتے تھے چنانچہ خطبہ میں جب خناطیل کا لفظ آیا تو انہیں اس کے متعلق دریافت کرنے کی ضرورت ہوئی۔ یہ تو وہ تاثر تھا۔ جو سامعین لے رہے تھے۔ مگر خود حضرت اقدس علیہ السلام جو اس وقت آسمانی انوار کے مہبط و مورد تھے آپ کے اندر اس وقت اتنی غیبی قوت کام کر رہی تھی کہ جیسا کہ آپ نے بعد ازاں بتایا کہ میں بول رہا ہوں یا میری زبان سے فرشتہ کلام کر رہا ہے۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اس کلام میں میرا دخل نہیں۔ خود بخود برجستہ فقرے آپ کی زبان پر جاری ہوتے تھے۔ بعد اوقات الفاظ لکھے ہوئے بھی نظر آ جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ ایک نشان تھا۔ اس طرح جوں جوں آپ پر کلام اترتا گیا۔ آپ بولتے گئے۔ یہ سلسلہ کافی وقت تک جاری رہا۔ جب یہ کیفیت زائل ہو گئی۔ تو حضور نے خطبہ ختم کر دیا۔ اور آپ کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے خدام سے حسنِ سلوک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے خدام سے سلوک نہایت مشفقانہ تھا آپ ان کی خدمات کا خاص خیال رکھتے تھے اور ان کی ضروریات کا خاص خیال رکھتے اور ان کی ضروریات کو خود پورا کرنے کی کوشش فرماتے۔

حضرت حافظ نبی بخش صاحب بیان کرتے تھے کہ

"ایک دفعہ میں قادیان میں آیا تو ان ایام میں ایک چھوٹی چارپائی بیت الفکر میں موجود رہتی تھی۔ میں جتنی دفعہ دن میں چاہتا قہوہ پی لیتا حضور فرماتے "اور پیو اور پیو"

۲۔ حضرت صاحب ہر موسم کا پھل مثلاً خربوزہ اور آم کافی مقدار میں باہر سے منگواتے تھے۔ خربوزہ علاقہ بیٹ سے اور آم دریا کے پار سے منگواتے تھے بعض اوقات جب میں بھی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور اپنے دستِ مبارک سے خربوزہ کاٹ کر مجھے دیتے اور فرماتے۔ میاں نبی بخش یہ خربوزہ میٹھا ہوگا اس کو کھاؤ اور آپ بھی کھاتے۔ اسی طرح آموں کے موسم میں حضرت صاحب نہایت محبت و شفقت سے مجھے آم بھی عنایت فرماتے اور بار بار فرماتے یہ آم تو ضرور میٹھا ہوگا۔ اس کو ضرور کھاؤ۔

حضرت منشی عبد العزیز صاحب وجلوی نے بیان فرمایا کہ

ایک دفعہ کرم دین جہلمی کے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور تشریف لائے ہوئے تھے۔ کچہری کے وقت حضور احاطہ کچہری میں ایک جامن کے درخت کے نیچے کپڑا بچھا کر مع خدام تشریف فرما تھے۔ حضور کے لئے دودھ کا ایک گلاس لایا گیا۔ چونکہ حضور کا پس خوردہ پینے کے لئے سب دوست جدوجہد کیا کرتے تھے۔ میرے دل میں اس وقت خیال آیا کہ میں ایک غریب اور کمزور آدمی ہوں اتنے بڑے بڑے آدمیوں سے مجھے کس طرح حضور کا پس خوردہ مل سکتا ہے اس لئے میں ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ حضور نے جب نصف گلاس نوش فرما لیا تو بقیہ میرے ہاتھ میں دے کر فرمایا میاں عبد العزیز پیو کر اچھی طرح سے پی لو۔

۲۔ ایک مرتبہ صبح کے وقت میرے دل میں شہتوت کھانے کی خواہش پیدا ہوئی مگر میں نے اس خواہش کا کسی کے سامنے اظہار نہ کیا اسی وقت حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آج ہم باغ کی طرف سیر کے لئے جائیں گے چنانچہ اسی وقت چل پڑے باغ میں دو چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں باغ کے رکھوالے دو بڑے ٹوکرے شہتوتوں سے بھرے ہوئے لائے اور حضور کے سامنے رکھ دیئے سب دوست چارپائیوں پر بیٹھ گئے بے تکلفی کا یہ عالم تھا کہ حضور پائنتی کی طرف بیٹھے ہوئے تھے اور دوست سرہانے کی طرف سب دوست شہتوت کھانے لگے حضور نے میر ناصر نواب صاحب سے فرمایا کہ میر صاحب! شہتوت میاں عبد العزیز کے آگے کریں چنانچہ کئی مرتبہ حضور نے یہی فرمایا حالانکہ میں کھا رہا تھا پھر بھی حضور نے ٹوکرا میرے آگے کرنے کی بار بار تاکید فرمائی۔ میں شرمندہ ہو گیا کہ شاید حضور کو میری خواہش کا علم ہو گیا ہے۔"

منیر
تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ
۱۹۵۳ء کے فسادات کی ایک دلچسپ رپورٹ۔ قیمت (انگریزی) ۴ اردو -/۴
محصولہ ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔
ہر قسم کی مطبوعات ملنے کا پتہ حق برادرز۔ ۱۶ انارکلی لاہور

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری وصول ہونے پر دیئے جائیں گے اور وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۴۲۳

میں نذیراں بیگم زوجہ قریشی نصیر احمد طارق صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ - — ۵۰۰ روپے
۲۔ طلائی زیورات مالیتی .. — ۵۲۰ ؍
۳۔ مشین سلائی مرانی .. — ۱۰۰ ؍
۴۔ ایک عدد مکان .. — ۲۵۰۰ ؍

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: نذیراں بیگم دارالیمن ربوہ
گواہ شد: محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد: نصیر احمد طارق۔ خاوند موصیہ دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۰۴۲۴

میں غلام قادر ولد گل سردار صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال بیعت ۱۹ ستمبر ۱۹ء ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: غلام قادر اوکاڑہ
گواہ شد: عنایت اللہ بھٹی۔ اوکاڑہ ضلع ساہیوال
گواہ شد: عبدالحمید صدر بازار اوکاڑہ

مسل نمبر ۲۰۴۲۵

میں میاں عبدالخالق لدھیانوی ولد میاں مراد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۴۱ء احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

ایک مکان واقع راولپنڈی مالیتی ۳۰،۰۰۰
ایک عدد پلاٹ زمین غزنی آباد گکھڑ منڈی ۸۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۷۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے
العبد: عبدالخالق لدھیانوی۔ اسلام آباد فیڈرل ایریا
گواہ شد: عبدالحق درک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد
گواہ شد: شریف احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اسلام آباد

مسل نمبر ۲۰۴۲۶

میں نصر اللہ ولد چوہدری علم دین صاحب قوم جاٹ پیشہ خود کاشت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ نمبر ۹۷ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی قعادی ۱۲ ایکڑ مالیتی ۸۴،۰۰۰ روپے
۲۔ ایک مکان پختہ ۶،۰۰۰ ؍
۳۔ ایک عدد ٹریکٹر ۵،۰۰۰ ؍
۴۔ مویشی ۲،۰۰۰ ؍

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: زینب بی بی محلہ فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد: حاجی محمد فاضل دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد: شمس الدین محلہ فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۲۷

میں زینب بی بی بیوہ محمد بوٹا صاحب مرحوم قوم زمیندار پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ: زینب بی بی محلہ فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد: حاجی محمد فاضل دارالرحمت غربی ربوہ
گواہ شد: شمس الدین محلہ فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۲۸

میں ہاجرہ فردوس بنت رحمت علی زوجہ رائے محمد انور صاحب قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۴ تولے ۴۰۰ ؍

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ: ہاجرہ فردوس اہلیہ رائے محمد انور ساکن کالیہ ڈاکخانہ آہنہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: حکیم عبدالرحمن جماعت احمدیہ آہنہ کرم پورہ
گواہ شد: رائے محمد انوار (خاوند موصیہ) سکنہ کالیہ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۲۹

میں غلام فاطمہ بنت ملک شیر محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لالیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد پر جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔
الامتہ: غلام فاطمہ بنت ملک شیر محمد سکنہ لالیاں۔ ضلع جھنگ
گواہ شد: محمد شریف ریٹائرڈ لالیاں ضلع جھنگ
گواہ شد: غلام محمد سیکرٹری مال لالیاں ؍

مسل نمبر ۲۰۴۳۰

میں بشریٰ صدیقہ زوجہ خالد محمود کاہلوں صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۶ تولے مالیتی ۱۱۱۰ ؍
۳۔ مشین سلائی ؍ ۱۶۰ ؍
۴۔ ایک گھڑی کلائی ؍ ۵۰ ؍

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ: بشریٰ صدیقہ سکنہ مانگا
ڈاک خانہ پھلورہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: خالد محمود (خاوند موصیہ)
سکنہ مانگا۔ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: عبدالکریم سکنہ مانگا۔
ضلع سیالکوٹ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

زدجام عشق اعصاب اور پٹھوں کیلئے لاجواب تحفہ نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہیں ایک ماہ کورس گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

سال کا چوتھا حصہ گزر چکا ہے مگر ابھی تک مجالس کے ایک حصہ کی طرف سے بجٹ تخصیص ہو کر موصول نہیں ہوئے۔ براہ مہربانی اس طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

قیمت چھ صد گولی ـــــ بیس روپیہ

ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۳۴۔ گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

لیکوریا کا آرام نہ آئے تو قیمت واپس طلب کریں
قیمت مع محصولڈاک ۳۱/- روپے
دواخانہ ہسپتال بازار ٹھٹھیاراں ڈسکہ

ربوہ کا مشہور تحفہ
ہاضمون رجسٹرڈ چورن
پیٹ کی تمام بیماریوں کا مجرب علاج
تیار کردہ: دواخانہ ہاضمون (نیشنل کیمیکل ورکس) ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں۔

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند کرتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اپنے خدا پر بھروسہ اور توکل رکھتے ہیں۔ (نائب مدیر تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے (منیجر)

تبلیغی، تربیتی، اور علمی مجلہ
ماہنامہ
الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی اس بلند پایہ علمی تربیتی اور علمی مجلہ کی خریداری قبول فرمائیے۔ اس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں اور سالانہ چندہ صرف ۷ روپے ہے (منیجر)

مولوی محمد احمد صاحب خادم چک نمبر ۵ احمد آباد سندھ تحریر فرماتے ہیں "آپکی دوا

اکسیر اپھارہ

نہایت مجرب اور قیمتی دوا ہے جس کا ہر زمیندار گھر میں ہونا ضروری ہے ہمارے ایک جانور کو اپھارہ ہوا جب حالت نازک ہونے لگی تو خیال آیا کہ اکسیر اپھارہ استعمال کر کے دیکھیں جب دوا استعمال کرائی تو چند ہی منٹوں میں وہ جانور ٹھیک ہو گیا"

جانوروں کی ہر مرض کے لئے ادویات طلب کریں
نسخہ جات کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمی گول بازار۔ ربوہ

مرغی خانہ کھولنے والے

حضرات! چوزے گرمشینیں اور لیئر کی خوراک ہم سے حاصل کریں۔ ہمارے ہاں کے چوزے مرغی خانوں میں بہت مقبولیت حاصل کر رہے ہیں ان کی اوسط ۲۵۰ انڈے سالانہ سے بھی زائد ہے۔ ریٹ رن چوزے ۱۵۰/- روپے سینکڑہ (۳ فیصد زائد) ۹۰ فی صد مٹھیاں چن کر ۳۰۰/- روپے سینکڑہ (۲ فیصد زائد) ایک ہزار یا زائد خریدار کو ۱ فیصد چوزے زائد دیئے جاتے ہیں

مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ گولے ۲۰ روپے
فی تولہ ۲/- روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۸۴۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام تو ضرور پھیلے گا اور غالب آئے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا حسن و احسان ہے جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی الہامی تحریک "تحریک جدید" جماعت کے لئے ایک بہت بڑا انعام ہے۔ اس انعام کے شکریہ میں ہماری جماعت کے ہر مرد عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات (اشاعت اسلام۔ غیر زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے دل کھول کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میری خالہ جان کا۔ گنگارام ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا تھا جو کہ ناکام ہو گیا ہے اور اب مرض ڈاکٹروں کی دانست میں لاعلاج ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی ماں ہونے کی وجہ سے بہت تشویش ہے جملہ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ قادر مطلق شافی خدا محترمہ خالہ جان کو شفا بخشے۔ آمین (ناصر احمد بسرا ایڈووکیٹ نارووال۔ ضلع سیالکوٹ)

سرگودھا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

شماریہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودھا سے لاہور	۳/۳۰	۵	۶	۸/۱۵	۹/۱۵	۱۰/-	۱۱/-	۱۱/۴۵	۲/۴۵	۳/۱۵	۴/۴۵
لاہور سے سرگودھا	۳/۳۰	۵/۳۰	۶/۴۰	۸/۳۰	۱۱/۳۰	۱۱/۴۰	۱/۲۰	۲/۳۰	۳/۴۰	۶/-	۶/۴۵

بیوپاری حضرات کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۴/۳۰ چلایا گیا ہے۔ نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ (مینیجر ایم اے ظفر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے | نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے | خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۲ شہادت تا ۲۸ شہادت ۱۳۵۰ ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی لیکن کبھی کبھی وقت ضعف کی تکلیف اب بھی ہو جاتی ہے۔ چند روز کبھی کبھی وقت جسم میں سنسناہٹ کی تکلیف بھی محسوس ہوئی۔ ۲۷ شہادت کی شام کو کچھ وقت چکر بھی آتے رہے۔

احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔

---

(۲) حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ۲۳ شہادت کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ پڑھتے ہوئے احباب کو اللہ تعالےٰ کا حقیقی معنوں میں عبد بننے کی تلقین فرمائی اور اس ضمن میں تعلق باللہ کی ضرورت اور اس کے ثمرات واضح کر کے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ کا مصداق بننے پر زور دیا۔

---

(۳) لیگوس سے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ہمارے واقف ٹیچر مکرم محمد اسماعیل صاحب وسیم ابن محترم میاں محمد ابراہیم صاحب اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۴ اپریل کو نائیجیریا بخیریت پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ وہاں وہ ایک ہائر سیکنڈری سکول کا چارج لیں گے۔ یہ سکول مارچ ۱۹۷۱ء میں کھل چکا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کو بیش از بیش اہل افریقہ کی خدمت کی توفیق بخشتے ہوئے ان کے کام میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے۔ آمین۔

---

(۴) مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور ۱۸ اپریل کو ہوائی جہاز کے ذریعہ گیمبیا کے لئے لاہور سے روانہ ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہا تھا۔ آپ لندن میں اپنا کام چھوڑ کر پاکستان آئے اور حضور پُر نور سے ملاقات کے بعد گیمبیا کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اہل افریقہ کی بہترین خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے۔ آمین۔

O

احباب جماعت کی خصوصی توجہ کے لئے

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف ایک دن باقی ہے ازراہ کرم فوری توجہ فرما کر چندہ عام / حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فیصد ادا کر دیجئے تا سلسلہ کے کاموں پر اثر نہ پڑے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دے گا۔

(ناظر بیت المال آمد)

خدام الاحمدیہ کی اٹھارہویں مرکزی تربیتی کلاس

۲۸ مئی تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء

مکرمی قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۸ ہجرت تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ ہش (۲۸ مئی ۱۹۷۱ء تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی نہایت ضروری ہے۔ یہ پندرہ دن مرکز کے پاکیزہ ماحول میں گزارنے، قرآن کریم کے علوم کو سیکھنے، حدیث، فقہ، عقاید، عربی بول چال۔ اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ علماء سلسلہ سے براہ راست دینی علوم کے حاصل کرنے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور کلمات طیبات سے مستفیض ہونے کا یہ ایک نادر موقع ہے۔ ایسے خدام جو ابھی تک اس کلاس سے مستفید نہیں ہو سکے ان کو بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ نیز ایسے خدام جو امسال میٹرک کا امتحان دے چکے ہوں انہیں مجلس کا نمائندہ بنا کر بھجوانے کی کوشش کریں۔ کلاس کے اختتام پر خدام کا امتحان ہو گا۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ مرکز ہو گا۔

ضروری ہدایات برائے نمائندگان

۱۔ شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہو گا کہ ۲۷ مئی ۷۱ء کی شام تک "ایوان محمود" میں پہنچ جائیں۔

۲۔ قرآن کریم (بہتر ہو کہ تفسیر صغیر) کاپیاں۔ پین۔ پنسل۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

۳۔ نمائندہ ذمہ دار ہونا چاہیئے جسے مرکز کے وقار اور احترام کا پورا خیال ہو اور مجلس کی نیک نامی کا موجب ہو

۴۔ قائد مجلس کا اپنے نمائندہ کے ذریعہ تعارفی خط ارسال کرنا ضروری ہو گا جس میں خادم کے مکمل کوائف درج ہوں

۵۔ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ مرکزی تربیتی کلاس میں نمائندگی کے متعلق کسی قسم کی سستی نہیں ہونی چاہیئے۔

(والسلام بشیر احمد شمس۔ ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس)

امراض قلب کی ریسرچ ٹیم آج کل ربوہ آئی ہوئی ہے

ایسے تمام احباب کے لئے جنہوں نے چار سال قبل معائنہ کرایا تھا اب پھر معائنہ کرانا ضروری ہے

کراچی سے امراض قلب کی ریسرچ ٹیم آج کل پھر ربوہ آئی ہوئی ہے۔ اور ۲۴ اپریل سے اس نے باقاعدہ کام شروع کر رکھا ہے۔ ایسے تمام احباب کے لئے جنہوں نے چار سال قبل اس ٹیم سے معائنہ کرایا تھا اب پھر معائنہ کرانا ضروری ہے۔ ایسے تمام احباب جنہوں نے ابھی تک معائنہ نہیں کرایا انہیں چاہیئے کہ وہ فوری طور پر فضل عمر ہسپتال میں آ کر اپنا معائنہ کرائیں۔ "میڈیکل چیک اپ" کی یہ عظیم سہولت ہے جو انہیں گھر بیٹھے میسر آ رہی ہے۔ احباب کو اس سہولت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ خیال ہے ٹیم صرف ۲ مئی ۱۹۷۱ء (بروز اتوار) تک ربوہ میں مقیم رہے گی۔ اس مدت میں اب صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں اس لئے احباب اس بارہ میں کسی تساہل سے کام نہ لیں اور اولین فرصت میں ہسپتال آ کر اپنا دوبارہ معائنہ کرا لیں۔ ٹیم کے اوقات کار یہ ہیں۔

عام دنوں میں روزانہ:

صبح ۷½ تا ۱½ بجے بعد دوپہر۔ نیز ۴ بجے سہ پہر تا ۶½ شام

۳۰ اپریل بروز جمعہ:

صبح ۷½ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر۔ نیز ۴ بجے سہ پہر تا ۶½ بجے شام

نوٹ: اگر احباب اپنے پہلے معائنہ کارڈ ہمراہ لیتے آئیں تو یہ از خود ان کے لئے بھی اور ڈاکٹر صاحبان کے لئے بھی بہت سہولت کا موجب ہو گا۔

(ڈاکٹر) لطیف احمد قریشی (ایم۔ آر۔ سی۔ پی)

فضل عمر ہسپتال ربوہ